۶۰ سال پہلے

چینی مسلمان: تالیف بدر الدین چینی، بی۔اے، ضخامت: ۲۴۳۔ قیمت: ۲ روپے ۸ آنے۔ دار المصنفین اعظم گڑھ۔

دنیا کے ملکوں میں ہندستان کے بعد مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد چین میں ہے، جہاں چار کروڑ سے سات کروڑ تک ان کی آبادی کا اندازہ کیا گیا ہے ---- یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے سامنے خود ایک چینی مسلمان ہماری اپنی زبان (اردو) میں اپنی قوم کے حالات بیان کر رہا ہے ---- کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ ہم نے ایک ہی نشست میں اس کو پڑھ ڈالا، اور جب تک پوری ختم نہ کرلی، ہاتھ سے نہ چھوڑا ---- اس کا بیان ہے کہ اسلام عہد عثمانی میں بحری راستے سے اور عہد اموی میں بری راستے سے چین پہنچا اور نہایت احترام کے ساتھ اس کا خیرمقدم کیا گیا۔ مسلمانوں کے علوم و فنون اور ان کی تہذیب کے ثمرات سے شاہان چین نے بہت کچھ استفادہ کیا۔ اور چینی تہذیب کی تعمیر میں ان سے مدد لی۔ سترہویں صدی عیسوی کے وسط تک مسلمان اس ملک میں بہت عزت کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد مانچو خاندان کا دور شروع ہوا جس میں مسلمانوں کو ہر طریقے سے تباہ و برباد اور ذلیل و خوار کرنے کی کوشش کی گئی ---- اب چین میں پانچ قومیں آباد ہیں، جن میں عزت اور مرتبے کے اعتبار سے مسلمانوں کا نمبر دوسرا ہے۔ اگرچہ مانچو قوم کے مظالم نے مسلمانوں کی قوت کو بہت کچھ توڑ دیا ہے لیکن اسلام نے اپنے پیروؤں میں قومی امتیاز، اور اپنی اسلامی قومیت پر فخر و ناز کی جو روح پھونک دی ہے، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ڈھائی سو برس تک پامال ہونے کے باوجود چینی مسلمان کی روح پامال نہ ہو سکی، اس نے اپنی تہذیب کو کسی طاقتور سے طاقتور چینی قوم کی تہذیب میں بھی ضم نہ ہونے دیا اور اس وقت بھی وہ اتنی زبردست قومی طاقت رکھتا ہے کہ ایک طرف جاپان اپنی سیاسی اغراض کے لیے اس کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسری طرف چینی جمہوریت اپنے وطن کی حفاظت کے لیے اس کی تائید حاصل کرنے پر مجبور ہے۔

مصنف نے مسلمانان چین کی کمزوریوں کا جو حال بیان کیا ہے وہی حال کم و بیش اس وقت ہندستان کے مسلمانوں کا بھی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ چین کے مسلمانوں کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ان کو کوئی ایسا راہ نما میسر نہیں جو دین اور دنیا کو جمع کر کے انھیں مسلمان ہونے کی حیثیت سے ترقی کی راہ پر چلائے۔ جو دینی پیشوا ہیں، وہ جاہل، تنگ نظر اور پست حوصلہ ہیں۔ جو دنیوی اعتبار سے ترقی یافتہ ہیں ان کو مذہب سے کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ (سید ابوالاعلیٰ مودودی، جلد ۶، عدد ۶، ستمبر ۱۹۳۵)